# مدیر کے نام

**ابوالحسین' راولپنڈی**

"شیخ عبدالعزیز بن باز" (جولائی ۹۹) میں اگر مرحوم سے مولانا مودودیؒ کی ملاقاتوں (نومبر۱۹۵۹) کا ذکر و احوال بیان کر دیا جاتا تو مضمون کی رونق دوبالا ہو جاتی۔ محمد عاصم الحداد نے اس کا تذکرہ اپنی کتاب سفرنامہ ارض القرآن میں کیا ہے۔ "مغرب کے بعد نجد کے مشہور عالم شیخ عبدالعزیز بن باز چند اصحاب کے ساتھ تشریف لائے۔ شیخ بن باز نے پیش قدمی فرمائی اور خود ہی ملاقات کے لیے تشریف لے آئے... گو اس سے پہلے شیخ بن باز' مولانا مرحوم کے کارناموں--- ان لوگوں کے بقول' جہاد--- سے واقف تھے لیکن دونوں کے درمیان کبھی ملاقات یا مراسلت کا سلسلہ نہ رہا تھا۔ سلام و دعا کے بعد بار بار مولانا مرحوم سے خیریت دریافت فرماتے رہے۔ پھر شیخ بن باز ہمیں اپنے مکان پر لے آئے جو قدیم ریاض ہی کی ایک گلی میں واقع ہے۔ وہاں ان کے شاگردوں اور عقیدت مندوں کا حلقہ لگا ہوا تھا۔ مجلس نہایت سادہ اور زمین پر قالین کے فرش کی تھی۔ اس کے بعد مولانا مرحوم نے شیخ بن باز کی خدمت میں اپنی چار عربی کتابیں رسالہ دینیات' اسلام کا نظام حیات' مسلمانوں کا ماضی و حال اور قرآن کی چار بنیادی اصطلاحیں پیش کیں"۔

**سمیرا یعقوب**

ترجمان القرآن کی باقاعدہ قاریہ ہوں۔ ترجمان میں شائع ہونے والے تمام مضامین بہت پسند ہیں۔ ان مضامین کی پسندیدگی کی اصل وجہ یہ ہے کہ کسی خاص مہینے میں ہی پڑھنے کے لیے نہیں ہوتے بلکہ جب بھی عرصے بعد انھیں پڑھا جائے تو اتنے ہی مفید اور دلچسپ ہوتے ہیں جتنے پہلے تھے۔ "اکیسویں صدی کے تقاضے" (جولائی ۹۹) ہارون الرشید صاحب کی بہت ہی بہترین اور معلوماتی تحریر ہے۔ مجھے یہ مضمون بے حد پسند آیا۔

**سعد الدین' کورنگی' کراچی**

ہارون الرشید صاحب کا مضمون بھی کیا تھا۔ بناوٹ' آرائش اور لفاظی گویا کہ "طویل تر گفت گو' قلیل تر درست گو"۔

**محمد خالد مسعود' فیصل آباد**

میرا ایک مشاہدہ ہے کہ آپ کا رسالہ جتنا چھپتا ہے اور جتنا بکتا ہے' اتنا پڑھا نہیں جاتا۔ مجھ جیسے بے شمار خراب لوگ بھی رسالے کا سالانہ چندہ اس لیے دے دیتے ہیں کہ اس سے آدمی خود کو نیک نیک سا' بزرگ بزرگ اور بیبا بیبا سا لگتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو مطمئن کرتا ہے کہ دیکھو میں نے اس ادارے کی مدد کی ہے جو اشاعت کے لیے تبلیغی کام کر رہا ہے۔ لہٰذا میں ایک اچھا آدمی ہوں' نیک آدمی ہوں' جب کہ صورت حال یہ ہوتی ہے کہ جب اسے ہر ماہ رسالہ ملتا ہے تو وہ ورق گردانی کر کے اسے رکھ لیتا ہے۔ اور پھر وہ رکھا ہی رہتا ہے یا زیادہ سے زیادہ وہ ایک آدھ دلچسپ مضمون پڑھ لیتا ہے۔ میں یہ کہنے کی جسارت کروں گا کہ انداز تکلم اور انداز تحریر اگر متاثر کن اور دلچسپ ہو تو سامع اور قاری کہیں بھاگ نہیں سکتے۔ یقیناً آپ کے رسالے میں ایک دو مضمون ایسے ضرور ہوتے ہیں جن سے بھاگا نہیں جا سکتا مگر کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ شروع کی چند سطریں ہی دوڑ لگوا دیتی ہیں۔ آج کل سورج گرہن نے پوری دنیا کی توجہ اپنی طرف مبذول کی ہوئی ہے۔ مغرب والے اسے ایک تقریب سی سمجھ کر منا رہے ہیں۔ پوری دنیا میں ایک پکنک کا سماں بندھ رہا ہے۔ ایسے میں مذہب اسلام کے حوالے سے سورج گرہن یا چاند گرہن پر ایک دلچسپ معلوماتی مضمون شائع کریں تو بہتوں کا بھلا ہو گا۔